

## صوبہ سندھ میں خانگی تشدد سے تحفظ کا قانون

کسی بھی فلاحی ریاست میں شہریوں کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا جاتا ہے اور معاشرے کی بنیاد باہمی مساوات کے اصول پر رکھی جاتی ہے پاکستان کے آئین مجریہ 1973ء کا آرٹیکل 25، شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کے اصول کا اعادہ کرتا ہے۔ آرٹیکل (2) 25 کے مطابق جنس کی بناء پر کسی قسم کا تعصب نہیں برتا جائے گا اور آرٹیکل (3) 25 یہ استثناء مہیا کرتا ہے کہ شہری مساوات کا مذکورہ آرٹیکل ریاست کو عورتوں اور بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے مخصوص قانون سازی سے منع نہیں کرتا۔ آئین کے آرٹیکل 25 کی رو سے حکومت پاکستان کو اختیار حاصل ہے کہ وہ معاشرے کے پسے ہوئے طبقوں بطور خاص خواتین اور بچوں کیلئے قانون سازی کرے۔ بین الاقوامی سطح پر پاکستان خواتین کے خلاف ہر طرح کے تعصب کے خاتمے اقوام متحدہ کی قرارداد مجریہ 1979ء (Elimination of All Forms of Discrimination Against Women) کی توثیق کر چکا ہے جس کے مطابق خواتین کے خلاف کسی بھی قسم کے تعصب کو رد کیا جائے گا اور تمام رکن ممالک ایسے قوانین وضع کریں گے جو صنفِ نازک کی فلاح اور تحفظ کو یقینی بنائیں اور پُر تعصب قوانین کے خاتمے کیلئے اقدامات کریں۔ مذکورہ قرارداد میں گھریلو تشدد یا خواتین کے خلاف تشدد آمیز رویے کی مذمت کی گئی ہے اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ماضی قریب میں ایک بین الاقوامی قرارداد استنبول میں منظور کی گئی جس کا مقصد بطور خاص خواتین کے خلاف تشدد اور خانگی تشدد کے خاتمے کیلئے جدوجہد کرنا ہے۔ قرارداد کو "یورپی کنونسل کی قرارداد برائے تحفظ و انسداد تشدد و بر خلاف خواتین اور خانگی تشدد (Council of Europe Convention on preventing and combating violence against women and domestic violence)" کا عنوان دیا گیا۔ مذکورہ قرارداد کی رو سے خواتین کے خلاف تشدد کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف قرار دیا گیا اور اس امر کا اعادہ کیا گیا کہ اقوام عالم خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام، ظلم کا شکار خواتین کی دادرسی اور انہیں تحفظ فراہم کرنے اور مجرمان کو قراو واقعی سزا دلوانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات کریں۔ قرارداد میں قرار دیا گیا کہ جو ممالک اس قرارداد پر دستخط کریں گے وہ خواتین کے خلاف جرائم مثلاً ذہنی و جسمانی تشدد، جنسی تشدد اور زبردستی شادی جیسے جرائم کیلئے قانون سازی کریں گے اور ان جرائم کیلئے سزائیں تجویز کریں گے۔ ان تمام بین الاقوامی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت سندھ نے صوبے میں "خانگی تشدد سے تحفظ اور تدارک کا قانون مجریہ 2013ء" نافذ کیا ہے۔ جو خاصی حد تک بین الاقوامی تقاضے پورے کرتا ہے اور ایک جامع قانون ہے۔

قانون ہذا کی دفعہ 3 صوبائی حکومت پر یہ ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ قانون ہذا کی شقات کے متعلق عوامی آگاہی پیدا کرنے کیلئے حتیٰ المقدور اقدامات کرے اور اس عمل کو یقینی بنائے کہ قانون ہذا کی تشہیر اُردو زبان اور علاقائی زبانوں میں بذریعہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی جائے۔ اسی طرح سرکاری افسران، پولیس اور عدالتی افسران کو وقتاً فوقتاً اُن مسائل سے آگاہی اور اُن کی حساسیت کے متعلق متواتر تربیت فراہم کی جائے گی جن کا قانون ہذا میں احاطہ کیا گیا ہے اور متعلقہ وزارتوں اور محکمہ جات جو صحت، تعلیم، ملازمت، قانون اور سوشل ویلفیئر کے شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں کے ساتھ مل کر خانگی تشدد کے مسائل سے نمٹنے کیلئے منوثر لائحہ عمل تشکیل دیا جائے تاکہ وقتاً فوقتاً اُن پر نظر ثانی کی جاسکے۔

قانون ہذا کی دفعہ 12 اس قانون میں استعمال کی گئی اصطلاحات کا احاطہ کرتی ہے جن میں سے چند اہم اصطلاحات کو یہاں بیان کیا جانا از حد ضروری ہے۔ قانون ہذا کی دفعہ 2(a) متاثرہ شخص (Aggrieved Person) کی توضیح پیش کرتی ہے جس کے مطابق کوئی خاتون، بچہ یا کوئی بھی خطرے سے دوچار شخص جو مدعا علیہ سے خانگی تعلقات رکھتا ہو اور جس کو مذکورہ مدعا علیہ کی جانب سے کسی بھی عمل کے ذریعے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہو متاثرہ شخص کے زمرے میں آئے گا۔ اسی طرح دفعہ 2(b) "بچے" کی تعریف بیان کرتی ہے جس کے مطابق 18 برس سے کم عمر کا فرد ہے جو مدعا علیہ سے خانگی تعلق کی بناء پر اُس کے ساتھ رہتا ہو اس تعریف میں آئے گا۔ لے پالک، سوتیلے اور رضاعی بچے بھی شامل ہیں۔ قانون ہذا کی دفعہ 2(c) "خانگی تعلق داری" سے مراد افراد کا آپس میں قرابت، ازدواجی تعلق، وراثت یا نسب کی بناء پر تعلق ہے یا وہ تعلق جس کی بناء پر ایک خاندان کے افراد ایک ساتھ رہتے ہوں۔

**کمیشن اور تحفظ کمیٹی کا قیام دفعات (4 اور 17):**

حکومت قانون ہذا کے تحت ایک کمیشن کا قیام عمل میں لائے گی جو ایک چیئرمین اور چند اراکین پر مشتمل ہوگا۔ کمیشن کو اختیار ہوگا کہ وہ خانگی تشدد کے قانون

کا جائزہ لے اور اس میں اصلاحات تجویز کرے، خانگی تشدد کے مخصوص واقعات کا جائزہ لے اور تحقیقات کا حکم دے۔ شکایات پر غور کرے اور خانگی تشدد کے معاملات اور قانون کے عدم نفاذ کے متعلق از خود نوٹس لے خانگی تشدد سے پاک فضاء کے قیام اور حصول کی منصوبہ بندی میں حصہ لے اور تجاویز دے۔ قانون ہذا کے تحت حکومت ایک تحفظ کمیٹی کے قیام کی سفارش بھی کرے گی۔ مذکورہ تحفظ کمیٹی ایک سوشل ویلفیئر آفیسر، ایک طبی ماہر، ایک ماہر نفسیات، ایک سماجی اور نفسیاتی کارکن پر مشتمل ہوگی۔ عدالت کی جانب سے مقرر کردہ آفیسر اور ایک خاتون آفیسر جو سب انسپکٹر سے کم درجے کی نہ ہو اور دو خاتون سماجی کارکنان اور ایک آفیسر تحفظ بھی مقرر کیا جائے گا جو تحفظ کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر افعال سرانجام دے گا۔ تحفظ کمیٹی کے اہم افعال میں خانگی تشدد سے متاثرہ شخص کو قانون ہذا کے تحت اس کے حقوق اور چارہ جوئی اور مدد کے متعلق آگاہی فراہم کرنا، اگر ضروری محسوس ہو تو متاثرہ شخص کو کسی محفوظ مقام پر منتقل ہونے میں مدد کرنا، قانون ہذا کے تحت شکایت یا عدالت میں درخواست دائر کرنے میں متاثرہ شخص کی مدد کرنا اور خانگی تشدد کے واقعات اور اس ضمن میں موصولہ شکایات وغیرہ کا ریکارڈ محفوظ رکھنا شامل ہیں۔

### جرائم جو خانگی تشدد کے زمرے میں آتے ہیں:

قانون ہذا کی دفعہ 5 اُن جرائم کی تفصیل بیان کرتی ہے جن کا شمار خانگی تشدد میں کیا جائے گا اور جو واجب سزا ہوں گے۔ دفعہ 5 کے مطابق خانگی تشدد میں وہ تمام افعال اور جرائم شامل ہیں جو جنسی نوعیت کے ہوں یا جو جسمانی یا نفسیاتی ایذا کے طور پر مدعا علیہ کی جانب سے کسی عورت بچے یا دیگر کسی ایسے شخص کے خلاف سرزد کئے جائیں جو خطرے کی زد میں ہو اور جن کے ساتھ مدعا علیہ کے خانگی تعلقات بھی ہوں۔ ان جرائم میں درج ذیل جرائم شامل ہیں:-

(a) "اعانت" جس کی تعریف مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860ء میں دی گئی ہے؛ جس میں کسی کو جرم پر ابھارنا، سازش کرنا اور جرم کے ارادے سے کسی کی مدد کرنا شامل ہے۔

(b) "مجرمانہ حملہ کرنا (assault)" اس جرم کی تعریف مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860ء کی دفعہ 351 میں دی گئی ہے جس کے مطابق جو کوئی بھی ایسا انداز اختیار کرے گا یا ایسی تیاری یہ جانتے بوجھتے ہوئے کرے گا کہ اُس شخص کے انداز یا تیاری سے کسی کو یہ محسوس ہو کہ وہ شخص اُس کے خلاف مجرمانہ عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ مجرمانہ حملے کا ارتکاب کرے گا۔ محض الفاظ کا استعمال مجرمانہ حملے کے زمرے میں نہیں آتا؛

(c) "ارتکاب کی کوشش کرنا (Attempt)" جرم ہذا کی تعریف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 511 میں بیان کی گئی ہے جس کے مطابق جو کوئی شخص کسی ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرے گا جو مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت موجب سزائے عمر قید یا قید یا کوئی ایسا عمل کرے گا جسے تعزیرات پاکستان کے تحت کسی جرم کی کوشش سمجھا جائے اور اُس کے متعلق مجموعہ تعزیرات پاکستان میں کوئی سزا موجود نہ ہو تو اُس شخص کو مذکورہ جرم کی تجویز کردہ زیادہ سے زیادہ سزائی آدھی سزا دی جائے گی۔

(d) "مجرمانہ طاقت" جرم ہذا کی تعریف مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 350 میں دی گئی ہے جس کے مطابق جو کوئی بھی کسی شخص کی مرضی کے بغیر کسی جرم کے ارتکاب کی غرض سے یہ جانتے ہوئے کسی شخص کے خلاف طاقت کا استعمال کرے کہ جب سے اس کو نقصان پہنچے گا یا وہ خوفزدہ ہو جائے تو وہ مجرمانہ طاقت کے استعمال کا مرتکب کہلائے گا۔

(e) "مجرمانہ دھمکی" کی تعریف مجموعہ تعزیرات کی دفعہ 503 میں دی گئی ہے جس کے مطابق جب کوئی بھی شخص کسی شخص کو زخمی کرنے اُس کی جانیداد یا ساکھ کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر اُس سے کوئی ایسا کام کرنے کا مطالبہ کرے جو قانونی طور پر اُسے نہیں کرنا چاہیئے تو اس کا یہ عمل مجرمانہ دھمکی کے زمرے میں آسکتا ہے۔

(f) "جذباتی، نفسیاتی یا زبانی ایذا رسانی" سے مراد کسی مظلوم کی بے عزتی کرنا یا ایسا ذلت آمیز رویہ اختیار کرنا جس میں جنونی غلبہ یا جلعن شامل ہو اور جو متاثرہ شخص کی خلوت، آزادی، سلامتی یا تحفظ کو شدید طور پر متاثر کرے؛ بے عزتی یا تذلیل کرنا، جسمانی تکلیف پہنچانے کی دھمکی دینا، استغاثہ بر مبنی بددیانتی کی دھمکی دینا؛ شریک حیات پر بے راہ روی کا الزام عائد کرنا؛ طلاق کی دھمکی دینا؛ دوبارہ شادی کی نیت سے شریک حیات پر بلا وجہ الزام تراشی کرنا اُسے پاگل قرار دینا یا بانجھ ہونے کا طعنہ دینا؛ گھر کے کسی شخص کی جانب سے خاتون رشتے دار کے کردار پر جھوٹی الزام تراشی کرنا؛ متاثرہ شخص سے جان بوجھ کر یا غفلت کا مرتکب ہوتے ہوئے ترک تعلق کرنا بھی شامل ہیں۔

(g) "ہراساں کرنا (Harassment)" کی تفصیل مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 509 میں دی گئی ہے جس کے مطابق جو کوئی بھی کسی خاتون کی بے عزتی کی غرض سے کوئی ایسا لفظ بولے، آواز نکالے یا اشارہ دے یا عمل اس نیت سے کرے کہ وہ آواز یا الفاظ کوئی خاتون سنے گی یا اشارہ یا عمل دیکھے گی یا جو اُس خاتون کی خلوت میں مزاحم ہوگا تو اُس شخص کو قید کی سزا دی جائے گی جو ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ عائد کیا جائے گا یا دونوں سزائیں ساتھ دی جائیں گی۔

(h) "ضرر (Hurt)" جن کی تفصیل مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعات 332، 333، 335، 336N، 337، 337B، 337C، 337E، 337J اور 337K میں بیان کی گئی ہے جس میں ضرر، اتلاف عضو، اتلاف صلاحیت عضو، شجہ، جرح، جائفہ، غیر جائفہ، زہر خورانی سے ایذا پہنچانا، راز اُگلوانے یا خفیہ معلومات حاصل کرنے یا جانیداد کے حصول کیلئے ضرر پہنچانا شامل ہے۔

(i) "شرانگیزی (Mischief)" کی تعریف مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 425 میں بیان کی گئی ہے جس کے مطابق جو کوئی بھی جانتے بوجھتے ہوئے عوام یا کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی غرض سے کسی جانیداد کو تباہ کرے یا کسی جانیداد یا حالات میں کوئی ایسا رد و بدل کرے جو اُس جانیداد کو تباہ کرنے یا نقصان پہنچانے اور اُس کی صلاحیت کو ختم کرنے یا نقصان دہ اثرات مرتب کرنے کے مترادف ہو وہ شرانگیزی کا مرتکب ہوگا۔

(j) "جسمانی ایذا" سے مراد متذکرہ بالا دفعہ 5(f) میں بیان کردہ طریقوں سے ایذا پہنچا کر زخمی کرنا ہے۔

(k) "قانون ہذا کے تحت تعاقب (Stalking)" میں درج ذیل حالات شامل ہیں:-

(i) متاثرہ شخص سے اُس کی مرضی کے بغیر چھیڑ چھاڑ کرنا، اور

(ii) اُس عمارت کے باہر، جہاں متاثرہ شخص رہتا ہو یا کام کرتا ہو یا اکثر جاتا

رہتا ہو اکثر مٹر گشت کرنا اور اُسے گھورتے رہنا۔

(l) "جنسی ایذا رسانی (Sexual abuse)" میں ہر وہ جنسی نوعیت کا طرزِ عمل شامل ہے جو متاثرہ شخص کی تضحیک، توہین یا اُس کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہو بشمول درج ذیل جرائم کے:

(1) اپنی زوجہ کو مجبور کرنا کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ تعلق رکھے؛

(2) کسی بھی قسم کی جنسی ایذا رسانی جس میں خاندان کے کسی فرد کو جنسی طور پر

ہراساں کرنا بھی شامل ہے؛

(m) "مداخلت بے جا (Trespass)" سے مراد متاثرہ شخص کی رہائش، جائے ملازمت پر یا ایسی جگہ پر جہاں وہ اکثر جاتا ہے عارضی طور پر یا مستقل سکونت کی غرض سے متاثرہ شخص کی مرضی اور خواہش کے برخلاف داخل ہونا۔

(n) "حمس بے جا (Wrongful Confinement)" جس کی تعریف مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 340 میں دی گئی ہے جس کے مطابق کسی شخص کی نقل و حرکت اُس کی مرضی کے برخلاف کسی خاص جگہ پر محدود کر دینا جس بے جا کے زمرے میں آئے گا۔

(o) "معاشی ایذا (Economic abuse)" سے مراد متاثرہ شخص کو اُن تمام معاشی اور مالی وسائل سے محروم رکھنا یا اُن وسائل تک اُس شخص کی رسائی پر قدغن عائد کرنا یا باز رکھنا جن کے استعمال کی وہ عام حالات میں اہلیت رکھتا ہو۔

## سزائیں:

مذکورہ قانون کی دفعہ 6 مندرجہ بالا تمام جرائم کی مناسب سزائیں تجویز کرتا ہے جس کے مطابق:-

- (1) دفعہ 5 کی شقات (a)، (b)، (c)، (d)، (e)، (g)، (h)، (i) اور (n) جو مجموعہ 'تعزیرات' پاکستان میں مروجہ جرائم کے متعلق ہیں وہی سزائیں دی جائیں گی جو تعزیرات پاکستان میں تجویز کی گئی ہیں۔
- (2) دفعہ 5(f) میں درج جرم جذباتی، نفسیاتی یا زبانی ایذا رسانی " سے متعلق ہے جس میں چھ ماہ قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی جو بطور ہر جانہ متاثرہ شخص کو ادا کیا جائے گا لیکن یہ جرمانہ 10 ہزار روپے سے زائد نہ ہوگا۔
- (3) جو کوئی بھی دفعہ 5(k) کے تحت تعاقب " کا مرتکب ہوگا اُسے ایک سال قید اور جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی، جرمانہ بطور ہر جانہ متاثرہ شخص کو ادا کیا جائے گا جس کی رقم 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہوگی۔
- (4) دفعہ 5(d) کے تحت جھنسی ایذا رسانی " کے جرم کے مرتکب شخص کو دو سال قید اور جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ جرمانہ جو پچاس ہزار روپے سے زائد نہ ہوگا بطور ہر جانہ متاثرہ شخص کو ادا کیا جائے گا۔
- (5) دفعہ 5(m) کے تحت مداخلت بے جا " کے مرتکب شخص کو ایک برس تک قید یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔
- (6) جو شخص دفعہ 5(o) کے تحت معاشی ایذا رسانی " کا ارتکاب کرے گا اُس کو قانون ہذا کی دفعہ 12(1)(a) کے تحت ہر جانے کی ادائیگی کی سزا دی جائے گی۔

قانون ہذا کی دفعہ 12 دراصل مالی دادرسی " سے متعلق ہے جس کے تحت دوران کارروائی مقدمہ کسی بھی مرحلے پر متاثرہ شخص کی جانب سے درخواست دیئے جانے کی صورت میں عدالت مدعا علیہ کو مالی دادرسی کی ادائیگی کے احکامات جاری کر سکتی ہے۔ اس " مالی دادرسی " کی درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:-

- (a) متاثرہ شخص پر معاشی قدغن عائد کئے جانے کی وجہ سے جن مشکلات کا اُسے سامنا کرنا پڑا اُس کا ہر جانہ؛
  - (b) آمدنی کے نقصان کی تلافی؛
  - (c) طبعی اخراجات کی ادائیگی؛
  - (d) متاثرہ شخص کے قبضے میں موجود جائیداد کو پہنچائے گئے نقصان اُس کو تباہ کرنے یا غائب کرنے کی وجہ سے اٹھائے گئے نقصان کی وصولی؛ اور
  - (e) متاثرہ شخص اور اس کے بچوں کا خرچہ جو یا تو خانگی قوانین کے تحت ادا کئے گئے خرچے میں شامل ہوگا یا اُس کے علاوہ ادا کیا جائے گا۔
- قانون ہذا کے تحت مالی دادرسی کی ادائیگی کے عرصے کا تعین عدالت کرے گی اور عدم ادائیگی کی صورت میں عدالت کو اختیار ہوگا کہ عدالت مدعا علیہ کے آجر یا مقروض کو ہدایت دے کہ مدعا علیہ کو کی جانے والی ادائیگیوں میں سے مالی دادرسی کی کٹوتی کر کے اس کو قوم کی ادائیگی کی جائے۔

## احکامات برائے تحفظ:

خانگی تشدد کے قانون کی دفعہ 11 متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرنے سے متعلق ہے۔ عدالت اگر محسوس کرے کہ مدعا علیہ کی جانب سے خانگی تشدد عمل میں لایا گیا ہے تو عدالت متاثرہ شخص کو تحفظ پہنچانے کی غرض سے مدعا علیہ کو درج ذیل اقدامات کرنے سے باز رہنے کے احکامات جاری کر سکتی ہے:-

- (a) خانگی تشدد کا کوئی قدم اٹھانے سے؛
- (b) خانگی تشدد کے ارتکاب میں مدد و معاون ہونے سے؛
- (c) متاثرہ شخص کی جائے ملازمت میں داخل ہونے یا اگر متاثرہ شخص کوئی بچہ ہے تو اس کی درس گاہ/تعلیمی ادارے یا اُن جگہوں پر جہاں متاثرہ شخص اکثر جاتا ہے پر اسکے داخل ہونے سے
- (d) متاثرہ شخص سے کسی بھی طریقے سے تحریری، زبانی، برقی یا ٹیلی فون یا موبائل کے ذریعے سے بات چیت کرنے سے؛

(e) متاثرہ شخص کے زیر کفالت افراد، دیگر رشتے داروں یا کسی دوسرے شخص کو جو خاکی تشدد کے خلاف متاثرہ شخص کا مددگار ہو کو تشدد کا نشانہ بنانے سے۔  
خاکی تشدد کے معاملہ پر عدالت اگر محسوس کرے تو مدعا علیہ کیلئے متاثرہ شخص کو گھر سے بے دخل کرنے سے باز رکھنے کے احکامات بھی جاری کر سکتی ہے اور متاثرہ شخص کیلئے علیحدہ رہائش گاہ کا انتظام کرنے کا حکم بھی دے سکتی ہے اور ایسا کرتے ہوئے عدالت قریبی تھانے کے انچارج کو متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرنے کے احکامات بھی جاری کر سکتی ہے اور مدعا علیہ کو ہدایات دے سکتی ہے کہ وہ متاثرہ شخص سے چھینی گئی تمام قیمتی اشیاء / جائیداد / دستاویزات وغیرہ اُس کو واپس کرے۔  
قانون ہذا کے تحت جاری کردہ تحفظ مہیا کرنے یا عبوری معاوضے کی ادائیگی سے متعلق احکامات کی عدم تعمیل جرم متصور ہوگا جس پر مدعا علیہ کو ایک سال تک قید یا جرمانہ جو بیس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مزید معلومات کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

غناء سحر  
ریسرچ آفیسر  
قانون و انصاف کمیشن پاکستان  
سپریم کورٹ بلڈنگ  
اسلام آباد۔